بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجراً عظیماً

فاما من کان من الفقہاء صائناً لنفسہ حافظاً لدینہ مخالفاً لہواہ مطیعاً لامر مولاہ فللعوام ان یقلدوہ

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

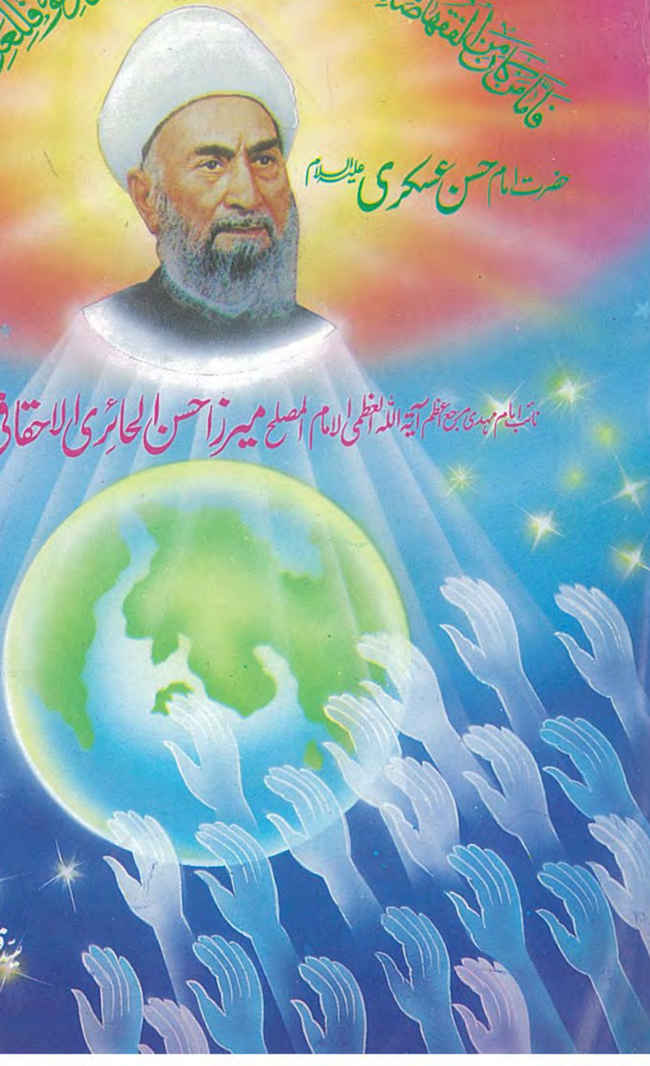

نائب امام مہدی مرجع اعظم آیۃ اللہ العظمیٰ الامام المصلح **میرزا حسن الحائری الاحقاقی** ادام اللہ ظلہ العالی

منجانب

سید قاسم علی نقوی

ملتان

موقع الأوحد
Awhad.com

مرجعِ اعظمؑ

اور

تقلید

دعائے امام علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ
كُلِّ سَاعَةٍ وَّلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّ
دَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّ
تُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

باسمه تعالى

٣ صفر المظفر
١٤١٨هـ

جناب محمد اقبال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد: قبل ايام استلمت منك رسالة مكتوبة
باللغة الپاكستاني وفيها مسائل كذلك
تريد جوابها.

اخانا المحترم كلما تجيء من المسائل وجوابها
اكتبها باللسان العربي او الفارسي حتى
ارسل اجوبتها وأما الپاكستاني
صعب عليّ والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته
وفقنا الله وإياكم لما يحب ويرضى
آمين بحق محمد وآله الطاهرين صلوات الله عليهم
اجمعين

الداعي
ميرزا حسن الحائري
الإحقاقي

ترجمه صفحه نمبر ۴۰ پر

نام کتاب ______ مرجع اعظم اور تقلید
تالیف و تحقیق ______ سید قاسم علی نقوی
کتابت ______ اسد اللہ ملتانی
تعداد ______ دس ہزار (۱۰،۰۰۰)
بار اوّل ______ سنہ ۱۹۹۰ء

ملنے کا پتہ:
سید قاسم علی نقوی خطیب مسجد جوادیہ اندرون دہلی گیٹ ملتان۔

مقدّمہ

اجتہاد اور تقلید نظام اسلامی مترقی ترین طریقہ ہے جو قوانین اور احکام اسلامی کو جمود فکری سے محفوظ اور مسلمان کو فکری میدان میں ترقی اور تفکّر کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ ساتھ ہی یہی وہ واحد راستہ ہے جو نظام کو عالمی سطح پر اس کے برتر اور تنہا نظام نجات دہندہ بشریت کے بلند مرتبے پر فائز اور استوار رکھتا ہے۔ اس سے نہ فقط محدود افراد کے استنتاج فکر کا سے معاشرہ کو نجات ملتی ہے۔ بلکہ مسائل روزمرّہ اور بہت سے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ جن کا منطقی جواب اور حل اجتہاد کے باب سے ہی میسّر ہے۔ تقلید نظام اسلامی میں فقط انسان کے میدان عمل میں جواز رکھتی ہے۔ لیکن اصول اعتقادی میں تقلید معنی نہیں رکھتی۔ بلکہ انسان کی فطرت اس بات کو قبول نہیں

کرتی۔ لہٰذا اسلام یہاں تقلید کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ ایسی تقلید کی تقبیح کرتا ہے۔

لہٰذا اجتہاد اور تقلید ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے بغیر انسانی معاشرہ اپنے مسائل کو حل نہیں کر سکتا۔

میری استدعا ہے کہ آب زلال حقیقت کے پیاسے اور تحقیق و تدقیق کے متوالے اس کتاب کو دِقّت سے مطالعہ فرمائیں

محتاج دُعا
سیّد قاسم علی نقوی
خطیب مسجد جوادیہ محلہ جوادیہ اندرون
دہلی گیٹ ملتان

عرض ناشر

مومنین پاکستان کے اضطراب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دور کے مرجع اعظم کا تعارف کرانا لازم سمجھتا ہوں کیونکہ عبادات و معاملات کی صحت کا دار و مدار تقلید پر ہے۔ لہٰذا اس مادی دور میں اس مجتہد کی تقلید اختیار کرنا جسکی ذات مبارکہ پر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد گرامی صادق آتا ہو۔

فَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِنًا لِنَفْسِهِ حَافِظًا لِدِیْنِهِ مُخَالِفًا لِهَوَاهُ مُطِیْعًا لِاَمْرِ مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِ اَنْ یُّقَلِّدُوْهُ

مجتہدین اور فقہا میں سے جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھنے والا۔ اپنے دین کی حفاظت کرنے والا۔ خواہشات نفسانی کی مخالفت کرنے والا اور حکم خدا کی اطاعت کرنے والا ہو۔

تو عوام پر لازم ہے کہ اس کی تقلید کریں۔

اس حدیث شریف کا مصداق اور بزرگ مراجع عظام یعنی آیۃ۔ خوئی۔ گلپائیگانی و نجفی مرعشی کے ہم عصر الامام المصلح سرکار آیۃ اللہ العظمی میرزا حسن الحائری الاحقاقی کی ذاتِ مبارکہ موجود ہے۔ آیۃ اللہ احقاقی ان بزرگان کے زمانے میں بھی شیعان جہان کی رہنمائی فرما رہے تھے لیکن ان بزرگان کی رحلت کے بعد واحد مراجع اعظم ہیں جو شیعان جہاں کی رہنمائی فرما رہے ہیں جن کی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ خداوند کریم اُن کا سایہ تا ظہور امام علیہ السلام قائم و دائم رکھے (آمین

حالات زندگی

حضرت آیۃ اللہ احقاقی کی ولادت باسعادت

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۸ھ کو کربلا معلی میں ہوئی۔ آپ کا تعلق تبریز کے ایک عظیم خاندان سے ہے۔ جن میں اکابر مجتہدین پیدا ہوئے۔ آپ کے جدِ امجد آیۃ اللہ میرزا محمد باقر اسکوئی زہد و تقویٰ میں سلمان العصر کے لقب سے مشہور تھے۔ اپنے زمانہ میں کربلا معلیٰ کے مرجع تقلید تھے اور حرم سیّد الشہداء میں نماز باجماعت پڑھایا کرتے تھے آپ کے والد گرامی آیۃ اللہ شیخ موسیٰ بھی اپنے دور کے مرجع تقلید تھے اور اپنے والد کے بعد ان کی قائم مقامی میں حرم سیّد الشہداء میں امام جماعت کے فرائض انجام دیتے تھے۔

آیۃ اللہ احقاقی پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک ضروری قرأت کے ساتھ پڑھ چکے تھے۔ پھر نجف اشرف میں تحصیل علم کی خاطر تشریف لے گئے اور آپ کم عمری میں درجہ اجتہاد پر

فائز ہوئے۔ آپ کا عملیہ عربی، فارسی میں نجف اشرف اور تبریز میں کئی بار چھپ چکا ہے۔

اور پاکستان میں ۱۹۷۴ء سے اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ آیۃ اللہ احقاقی کی خدمات دورِ حاضر میں تمام مراجع عظام کی خدمات کو یکجا کیا جائے تو آپ کی خدمات کئی گنا زیادہ ہیں۔ مومنین کے ہر دکھ درد میں شریک مروج عزاداری سید الشہداء، بے سہاروں کا سہارا، یتیموں کا نگہبان، مصیبت زدہ لوگوں کا مونس و مددگار، مستضعفین کی امید جو اس پر آشوب دور میں حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے جانشین ہیں۔ خداوند کریم بحق آئمہ معصومین اُن کا سایہ قائم دائم رکھے۔

میں نے آیۃ اللہ احقاقی کی کب تقلید کی؟ اور کیوں؟

میں ۱۹۷۸ء سے سنہ ۱۹۹۲ء تک آیۃ اللہ خوئی کی تقلید میں رہا ہوں۔ خداوند کریم نے مجھے دو مرتبہ زیارات مقدسہ (ایران و عراق) جانے کا شرف بخشا۔ جب میں پہلی مرتبہ گیا تو آیۃ ..... خوئی زندہ

تھے۔ان سے ملاقات منع تھی حکومتی پابندی کی وجہ سے زیارت نصیب نہ ہوئی۔

جب میں دوسری مرتبہ گیا تو میری بدقسمتی ہم کربلا تھے۔ آیتہ ... خوئی رحلت فرما گئے۔ عراق میں کرفیو کا ساسماں تھا۔ تشیع جنازہ اوران کے چہرہ مُبارک کی زیارت سے محروم رہا۔ آیتہ ... خوئی کی رحلت کے بعد ان جیسا مرجع اعظم فقیہہ زمان میری معلومات میں آیتہ ... احقاقی کی ذات مبارک تھی۔ اپنی تسلّی وتشفی کے لئے نجف اشرف حرم حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام میں علماء سے آیتہ ... احقاقی کی تقلید کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے تائید فرمائی کسی عالم نے تردیدی جملہ نہ کہا۔ تو پھر میں نے ١٩٩٢ء کو حضرت امیرالمؤمنین کے حرم مُبارک میں اُن کی تقلید کا قصدّ کر لیا اب تک ان کی تقلید پر باقی ہوں۔ خداوندکریم بحق زہرا سلام اللہ علیہا اس مرجع اعظم کا سایہ قائم ودائم رکھے اور میری اس حسرت وآرزو کہ میں اپنے مرجع کی دست بوسی اور زیارت کا شرف حاصل کروں

پورا فرمائے۔ آمین

اور میں ان علماء کرام کے لئے دعاء گو ہوں جنھوں نے عالم ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے میری صحیح رہنمائی فرمائی۔

سرکار آیۃ اللہ احقاقی کی دینی مرجعیت اور گرانقدر خدمات

سرکار آیۃ اللہ احقاقی شیعان حیدر کرار کے مایۂ ناز اکابر مجتہدین میں سے ہیں اور مقام مسرت ہے کہ شام کے اکثر شہروں لاذقیہ، طرطوس، حمص، دریکیش کے شیعہ آیۃ اللہ العظمٰی آقائے محسن حکیم اعلی اللہ مقامہ کی وفات کے بعد آپکی تقلید کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایران کے شہروں تبریز، اس کو، خسرو شاہ گورگان دستگیر اور آزاد روسی ریاست ترکستان کے شہر قفقاز وغیرہ کے شیعہ بھی آپ کی تقلید کر رہے ہیں۔ ریاستہائے خلیج اور سعودی شیعہ ریاستوں احساء وقطیف میں بھی آپ کے مقلدین کی کافی تعداد موجود ہے۔ آپ ایک زمانہ تک حرم امام حسین علیہ السلام میں امام الجماعت کے فرائض انجام دیتے رہے، عراقی حکومت کے علماء پر تشدد کے بعد دیگر علماء کی طرح آپ اور آیۃ اللہ سید محمد شیرازی نے کویت کی طرف ہجرت کی اور وہاں مقیم ہیں۔

کویت میں آپ کی تاریخی عظیم خدمت یہ ہے کہ کویت جیسے کٹر متعصّب سعودی عقیدہ اور سعودیوں کے پڑوسی ملک میں باوجود مخالفین کی شدید مخالفت کے آپ نے شیعوں کی اذان میں شہادت ثالثہ اشھد ان امیر المومنین وامام المتقین علیاً ولی اللہ کی قانونی اور شرعی حیثیت تسلیم کرالی اور آج پوری آزادی سے کویت کی فضاؤں میں کلمۂ ولایت گونج رہا ہے اور آپ کے علاوہ کسی مجتہد اور کسی سیاسی رہنما کو اس پر کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ یہ فضیلت اللہ نے آپ کے مقدّر میں رکھی تھی۔

تبریز میں آپ نے ایک شاندار تاریخی مسجد تعمیر کرائی ہے جس میں پچپن حجرے اور چالیس ستون ہیں۔ ستونوں میں سیاہ رنگ کا قیمتی پتھر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مسجد شمال سے جنوب کی طرف ۵۷ میٹر لمبی اور مشرق سے مغرب تک ۲۵ میٹر اور ۳۵ سینٹی میٹر چوڑی ہے۔ جس کے پانچ بڑے بڑے دروازے ہیں۔ ہر دروازے کو پنجتن پاک کے اسماء مبارکہ سے موسوم کیا گیا ہے اور دیواروں پر چاروں طرف ائمہ معصومینؑ کے فضائل ومناقب پر مشتمل احادیث لکھی گئی ہیں۔ جو کہ فن خطاطی کا نادر

نایاب نمونہ ہیں۔ یہ مسجد اپنی فنی تعمیر کی انفرادیت کی وجہ سے پورے ایران میں بے نظیر ہے اور اس سے متصل آپ نے ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بھی تعمیر فرمایا ہے۔ جو مدرسہ حضرت صاحب الزمان عج کے نام سے موسوم ہے۔ جہاں دینی طلبہ کی ایک معتدبہ تعداد خدمت دین میں مصروف ہے۔

سرکار آقا نے امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا میں بھی مرکز اسلامی جعفری جیسے عظیم ادارہ کی بنیاد رکھی ہے اور آپ صومالیہ، سواحل عاج افریقہ کے پسماندہ ممالک میں بھی مذہب حقہ پھیلانے کے جہاد میں مصروف ہیں۔ آج پاکستان میں آپ کے مخالفین کی طرف سے منفی رویہ کے باوجود آپ کے دینی مدارس کی تعداد بیس سے تجاوز کر چکی ہے اور متعدد پسماندہ غریب شیعوں کے لئے آپ مساجد اور امام بارگاہیں تعمیر کرا رہے ہیں اور آپ کے مقلدین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

س : تقلید کیا ہے ؟

ج :۔ دلیل طلب کئے بغیر کسی کا قول قبول کرنا تقلید ہے جس طرح بیمار اپنے معالج کے دستور کی پیروی اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔

س :۔ تقلید کن موضوعات میں ہوسکتی ہے۔ مقلد اور مجتہد کسے کہتے ہیں؟

ج :۔ کسی بھی موضوع میں جب انسان کوئی مطلب نہ سمجھ سکے اور اسے دوسروں سے اتباعاً اخذ کرے۔ اسے تقلید کہیں گے۔ البتہ تقلید کے غالب موارد ایسے امور ہیں۔ جہاں تعلیم و تجربہ کی احتیاج ہوتی ہے۔ چونکہ کسی بھی علم سے بے بہرہ افراد عالم و ماہر اور تجربہ کار سے ہی اس علم کے مسائل حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے افراد کو مقلد اور عالم و ماہر فن کو اس علم و فن کا مجتہد کہتے ہیں۔

جیسے ڈاکٹر و طبیب انسانی بدن کے حالات اور صحت و مرض سے واقفیت رکھتا ہے۔ دواساز دواؤں کی خصوصیات سے مطلع ہوتا ہے۔ معمار، ماہر تعمیرات، مکان کے بنانے کے ماہر ہیں۔ زرگر سونا، چاندی اور دوسرے جواہرات کی تشخیص میں ماہر ہے۔ درزی لباس کی کاٹ

اور اس کی سلائی میں اُستاد ہے۔ گھڑی ساز گھڑی کی خوبی و بدی اور اس کے داخلی حالات سے آگاہ اور حکیم فیلسوف اپنی استعداد بشری کے مطابق موجودات کے حقائق سے باخبر ہوتا ہے۔

نتیجہ: ہر علم و فن کے عالم، دانشمند اور متخصص کو اس علم و فن کا مجتہد اور ناواقف حضرات جب اس مجتہد کی طرف رجوع کرتے ہیں تو انہیں مقلد کہا جاتا ہے۔

مذہبی مسائل دو قسم کے ہیں

۱۔ اصولی مسائل جن میں توحید، صفات پروردگار (عدل وغیرہ) نبوت، امامت اور معاد (قیامت) سے متعلق مسائل شامل ہیں۔

۲۔ فروعی مسائل جن میں مسائل عبادات و معاملات وغیرہ شامل ہیں۔

پہلی قسم ہماری بحث سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ بات مسلّمہ ہے کہ اصولی مسائل میں تقلید نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ہر عاقل انسان کے لئے ضروری ہے کہ ان اصولی مسائل کی معرفت حاصل کرنے کے لئے فکری و عقلی استدلال سے کام لے اور پھر انہیں عقائد میں شامل کرے۔

سرِ دست ہماری بحث دین کے فروعی مسائل سے متعلق ہے۔ اصولی مسائل کے لئے مختصر، روشن اور عام فہم دلیل بیان کی جا سکتی ہے لیکن احکام فرعیّہ کے استنباط (سمجھنے) کے لئے کچھ شرائط کا ہونا ضروری ہے۔ جو سب لوگوں کو میسّر نہیں۔

س:۔ احکام شرعیہ میں مجتہد اور اس سلسلہ اجتہاد میں مرجع تقلید کون ہوتا ہے۔؟

ج:۔ مجتہد وہ شخص ہے جو لوگوں کے مذہبی، معاشرتی، اجتماعی معاملات اور زندگی کے دیگر مسائل کو دلائل و براہین کے ذریعے ان کے مدارک سے اخذ کرے۔ بالفاظ دیگر مجتہد وہ ہوتا ہے۔ جو آفاقی قوانین و وظائف انسانی جنھیں خداوند متعال نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ ان کے مآخذ و مدارک سے اخذ کرے۔ تاکہ وہ خود اور دیگر انسان بھی ان احکام پر عمل پیرا ہو سکیں۔

س:۔ ایک مسلمان اور معتقد انسان کا اپنے مذہبی مسائل میں کیا وظیفہ ہے؟

ج:۔ وہ خود مجتہد ہو یا جامع شرائط مجتہد کی تقلید کرے۔

س: اس کی کیا وجہ ہے کہ انسان کو ان دو میں سے ایک راہ اختیار کرنی ہوتی ہے؟

ج:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ادیان آسمانی میں سے کسی دین نے اپنے پیروکاروں کو حیوانات کی طرح بلا تکلیف وظیفہ نہیں چھوڑا بلکہ کچھ احکام اور دستور وضع کئے تاکہ ان کا علم حاصل کر کے ان پر عمل کیا جائے دین اسلام نے بھی جو آخری دستور آسمانی اور خاتم ادیان ہے۔ کچھ اور قوانین بیان کئے ہیں جن کا استنباط قرآنی آیات اور احادیث معصومین علیہم السلام سے کافی دقّت کے ساتھ مخصوص شرائط کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے پس جو شخص خود تحقیق کرے اور مذکورہ بالا مدارک سے اپنے مورد ابتلاء مسائل کو حاصل کرے وہ مجتھد کی پیروی کرے۔ ایسے شخص کو مقلد کہتے ہیں۔

س:۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ مجتھد کی تقلید کرنا ضروری ہے۔؟

ج:۔ پہلی دلیل حکم عقل، تقاضائے فطرت اور روش (طریقہ) عقلاء۔ مثلاً کوئی مریض خود اپنی مرض اور اس کی دواء کی تشخیص نہ کر سکتا ہو اور اس کے لئے دوسروں کی طرف رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو اس کی عقل یہ فیصلہ کرے گی کہ اسے ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے! اور ڈاکٹر جو علاج اس کے تجویز کرے۔ اس پر عمل لازم ہے۔ اگر ڈاکٹر کے موجود ہوتے ہوئے بھی اس کی طرف رجوع نہ کرے۔ جس وجہ سے مرض بڑھ جائے یا

موت آجائے تو عقلاء اس کی مذمت کریں گے اور اس کا عذر مورد قبول نہ ہوگا۔ اب جبکہ مریض یہ سمجھ کر ڈاکٹر کی تشخیص، بیماری کے اصل علل و اسباب اور اس کے ازالے کا طریقہ اس کے احاطہ قدرت سے باہر ہے۔ ڈاکٹر سے اپنے علاج کی دلیل طلب کرے تو مورد تنقید واقع ہوگا۔

دوسری دلیل: آیۃ شریفہ: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

(سورۃ برائت آیت ۱۲۲)

یعنی تمام مومنین کے لئے اپنے وطن کو تحصیل علم دین کے لئے چھوڑنا ممکن نہیں ہے۔ پس حتما ہر گروہ میں سے چند آدمیوں کا تحصیل علم دین کے لئے جانا ضروری ہے۔ اور وہ جب اپنے اپنے وطن واپس لوٹیں تو اُن کو چاہیئے کہ دوسرے لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دیں اور ان کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں، شاید وہ ان کی گفتار کی پیروی کرتے ہوئے عذاب الٰہی سے ڈریں۔

یہ آیۃ شریفہ (تفقہ) یعنی تحصیل علم و احکام دین کو بعض افراد

کے لئے واجب قرار دینے کے علاوہ ان احکام کا دوسروں تک پہنچانا بھی لازمی قرار دے رہی ہے۔ البتہ احکام دین حاصل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے دو طریقے قابل عمل ہیں کہ آیۃ شریفہ دونوں کی تائید کر رہی ہے

پہلا طریقہ:۔ خود اصل روایت کا حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا غالباً سابقہ زمانے میں اصحاب معصومین علیہم السلام کا طریقہ بھی یہی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو راوی اور ناقلین حدیث کہا جاتا تھا اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اس آیۃ شریفہ سے خبر واحد کی حجیت بھی مستفاد ہوتی ہے۔

دوسرا طریقہ:۔ یہ کہ اس فن کا ماہر اور تتبع کرنے والا عالم دین آیات و روایات میں غور و فکر کرتے اصولی اور فقہی قواعد کے ذریعے تجزیہ و تحلیل کرنے کے بعد (جسے اجتھاد کہا جاتا ہے) جس نتیجہ پر پہنچے۔ اس کو فتوی کی صورت میں دوسروں کے سپرد کرے۔ جیسا کہ آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے بعض شاگرد ایسے ہی تھے حضرت ولی عصر امام آخر الزمان ارواحنا فداہ کے زمانہ غیبت سے لوگوں تک احکام دین پہنچانے کا یہی طریقہ علماء نے اختیار کر رکھا ہے اور آیۃ شریفہ بھی اس طریقہ کو شامل ہے۔ پس اس مختصر بیان سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ آیۃ شریفہ نقل روایت

کے حجت اور معتبر ہونے کو بھی اور مجتہد کے فتویٰ کے حجت و معتبر ہونے کو بھی ثابت کر رہی ہے۔

تیسری دلیل:۔ وجوب تقلید کے دلائل میں سے تیسری دلیل وہ روایات ہیں جو اس بارے میں آئمہ معصومین علیہم السلام سے ہم تک پہنچی ہیں اور ثابت کرتی ہیں کہ جو لوگ احکام دین اور مذہبی مسائل کو نہیں جانتے انھیں چاہیئے کہ اس فن کے ماہر علماء اور محققین کی تقلید کریں یعنی اپنے مورد ابتلاء مسائل ان سے حاصل کریں

اس سلسلے میں چند روایات پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

پہلی روایت:۔ نجاشی جو علماء شیعہ میں سے ہیں۔ اپنی علم رجال کی معروف کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے شاگردوں میں سے ایک ممتاز شاگرد ابان کو فرمایا۔

یَا اَبَان اجْلِسْ فِی الْمَسْجِدِ وَ اَفْتِ النَّاس فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یُرٰی فِیْ اَصْحَابِی مِثْلُکَ ۔ یعنی اے ابان جب مدینہ آؤ تو مسجد پیغمبرؐ میں بیٹھ کر لوگوں کو فتوے دو (یعنی احکام دین بتاؤ) کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ لوگ میرے اصحاب میں سے تجھ جیسے صحابی دیکھیں۔ ابان جو مجتہد اور

صاحب فتویٰ تھے۔ امام علیہ السلام نے ان کو فتویٰ دینے کا حکم فرمایا۔ تاکہ لوگ سُنیں اور اس پر عمل کریں اور امامؑ کی نظر میں تمام مجتہدین اور صاحب فتویٰ ابان کی طرح ہیں یعنی حکم امامؑ کے مطابق ہر شخص کے لئے جو خود مجتہد نہیں ضروری ہے کہ اپنے موردِ ابتلاء مسائل میں کسی مجتہد کی تقلید اور اس کے فتوؤں پر عمل کرے۔

دوسری روایت :۔ کتاب وسائل الشیعہ (مذہب شیعہ میں حدیث کی مستند کتاب) کے باب گیارہ کتاب القضاء میں حضرت امام صادقؑ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ "معاذ" نامی شخص کو فرمایا

بَلَغَنِی اِنَّکَ تَقعُدُ فِی الجَامِعِ وَتُفتِی فِیهِ قُلتُ نَعَم یَجِیُٔ الرَّجُلُ اَعرِفُهُ بِمَوَدَّتِکُم وَحُبِّکُم فَاُخبِرُهُ بِمَاجَاءَ عَنکُم فَقَالَ(ع) اِصنَع فَکَم مُلَخَّصًا۔

اے معاذ میں نے سُنا ہے کہ تو مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو فتوے دیتا ہے؟ میں نے عرض کی یا حضرت ایسا ہی ہے۔ جو کچھ میں نے آپ سے حاصل کیا ہے آپ کے محبّوں و دوستوں کے لئے بیان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسا ہی کرو۔

معاذ روایات معصومین علیہم السّلام سے حکم الٰہی کا استنباط کر کے فتویٰ کی صورت میں لوگوں کو بتاتے تھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی معاذ کے اس عمل کی تائید فرمائی۔ امام علیہ السلام کی نظر میں معاذ اور دوسرے مجتہدین یکساں ہیں یعنی مجتہدین کا فتویٰ لوگوں کے لئے حجّت ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

تیسری روایت: کتاب وسائل الشیعہ باب گیارہ، کتاب القضاء میں عبدالعزیز نامی ایک شخص حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے یا حضرت میرا گھر بہت دور ہے، میں اپنے مورد ابتلاء مسائل پوچھنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ آیا آپ یونس بن عبدالرحمٰن کی تائید فرماتے ہیں اور میں اس سے اپنے دینی مسائل حاصل کر سکتا ہوں۔؟ امام علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

چوتھی روایت: کتاب وسائل الشیعہ باب دس کتاب القضاء میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر سے نقل کی ہے۔

فَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِنًا لِنَفْسِهِ حَافِظًا لِدِيْنِهِ مُخَالِفًا لِهَوَاهُ مُطِيْعًا لِاَمْرِ مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِ اَنْ يُقَلِّدُوْهُ

مجتہدین اور فقہاء میں سے جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھنے والا۔ اپنے دین کی حفاظت کرنے والا، خواہشات نفسانی کی مخالفت کرنے والا اور حکم خدا کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر لازم ہے کہ اس کی تقلید کریں۔

ہمیں گذشتہ مطالب سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ عوام میں سے ان لوگوں پر جو دینی مسائل اور احکام الٰہی سے پوری طرح مطلع نہیں ہیں۔ لازم ہے کہ کسی مجتہد (فقیہہ) یعنی اس فن کے ماہر شخص کی تقلید و پیروی کریں اگرچہ وہ لوگ دوسرے علوم و فنون میں خود ماہر و متخصص کیوں نہ ہوں۔ جیسا کہ مجتہد و فقیہہ کے لئے بھی دوسرے علوم و فنون کے مورد ابتلاء مسائل میں متخصص اور ماہر فن کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ پس یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس دنیا میں صحیح اور عقلی زندگی کی بنیاد تقلید پر ہے کیونکہ معاشرے کے تمام افراد نہ فقط تمام علوم و فنون میں ماہر و متخصص نہیں بن سکتے بلکہ مورد ابتلاء مقدار کی تحصیل پر بھی قادر نہیں ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ کا ہر فرد دوسرے کا محتاج ہے۔ مثلاً ڈاکٹر کے لئے مکان بنانے میں معمار کی طرف اور معمار کے لئے بیماری میں ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا ضروری

ہے اور ان دونوں کے لئے دینی مسائل میں مجتہد و فقیہہ کی طرف رجوع کرنا اور اس کی تقلید کرنا لازم ہے۔

پس تقلید کا لازم ہونا عقل و خرد کے علاوہ قرآن واحادیث کی رُو سے بھی ثابت ہے۔

س:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تقلید باطل بلکہ بدعت اور حرام ہے؟

ج:۔ جو لوگ تقلید کے منکر ہیں یا تقلید کے حرام ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں، وہ اصلاً تقلید کے معنی و مفہوم سے غافل ہیں اور انھوں نے اس بارے میں علماء کی مراد نہیں سمجھی۔ کیونکہ اگر تقلید کا یہ معنی لیا جائے کہ کسی مجتہد اور اس کی گفتار کو پیغمبرؐ اور امامؑ کے مدمقابل قرار دیا جائے۔ مثلاً مجتہد یہ کہے کہ پیغمبرؐ، امامؑ کا فرمان یہ ہے اور ان کے مقابل میرا فتویٰ یہ ہے۔ یعنی اس کے فتویٰ کا استناد آیات و روایات کی طرف نہ ہو۔ تو ایسے مجتہد کی تقلید بدعت اور حرام ہے۔ کیونکہ احکام الٰہی اور دستورات شرعی کے حصول میں کتاب خدا (قرآن مجید) اور فرامین معصومین علیہم السلام (جو فقط ۱۴ ہستیاں ہیں) کے علاوہ کسی کی بات قابل قبول نہیں۔ لیکن اگر فرض کریں کہ ایک شخص نے سالہاسال زحمت و تکلیف کے بعد آیاتِ

قرآنی و روایات معصومین علیہم السلام سے احکام اور قوانین الٰہی کو
حاصل کیا ہے۔ یعنی جو کچھ اس کے پاس ہے قرآن اور فرامین معصومینؑ سے ہے
جو کچھ کہتا ہے۔ ان کی طرف سے کہتا ہے۔ تو اس صورت میں جو شخص
خود کلام خدا اور فرامین آئمہ علیہم السلام سے احکام خدا و دستورات
دینی کو سمجھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہ اپنے دینی مسائل میں ایسے عالم و مجتھد
کی تقلید کرے تو یقیناً ایسی تقلید نہ فقط عقلاً صحیح ہے بلکہ (جس طرح
سوال نمبر ۶ میں گزر چکا ہے) دستور آئمہ علیہم السلام کے مطابق لازم
اور واجب ہے۔ پس یہ واضح ہو گیا کہ فتوائے مجتھد یعنی اس مطلب
کا بیان ہے۔ جو خداؐ، رسولؐ اور آئمہ کے فرامین سے حاصل کیا ہو نہ کہ
جس کو اپنی طرف سے جعل و اختراع کیا ہو۔ اگر کبھی کوئی مجتھد کہے کہ میری
رائے اور میرا فتویٰ اس طرح ہے تو اس کا مقصد یہ ہو گا کہ جو کچھ
میں نے قرآن مجید اور احادیث فرامین آئمہ علیہم السلام سے سمجھا ہے
وہ یہ ہے۔ ورنہ اس کی تقلید، رائے اور فتویٰ قابلِ قبول نہ ہوں گے
اور اگر کسی کو ہماری اس بات میں شک ہو تو خود مجتھدین و اہلِ فتویٰ
سے سوال کر لے۔

نتیجہ

جیسا کہ قرآن و احادیث اور عقلاً ثابت کیا ہے۔ کہ تقلید واجب ہے۔ تقلید کے وجوب پر آئمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات واضح ہیں لہٰذا اس دور میں بزرگ مرجع اعظم الامام المصلح آیۃ العظمیٰ میرزا حسن الحائری الاحقاقی کی ذات موجود ہے۔ آیۃ ..... احقاقی دام ظلہ العالی اس دور کے سینئر اور بزرگ مراجع عظام (یعنی آیۃ ..... خمینی، آیۃ ..... خوئیؒ آیۃ ..... گلپائیگانی و نجفی مرعشی وغیرہ) کے ہمعصر ان کے زمانے میں بھی آیۃ ..... احقاقی کے مقلدین کی کافی تعداد موجود تھی لیکن ان بزرگان کی رحلت کے بعد واحد مرجع اعظم ہیں۔ جن کے پوری دُنیا میں سب سے زیادہ مقلدین موجود ہیں اور آیۃ ..... احقاقی کی خدمات پوری دنیا میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لہٰذا مومنین کرام احکام تقلید کو سمجھتے ہوئے دورِ حاضر کے عظیم مرجع عالیقدر کی تقلید

اختیار کرتے ہوئے اپنے اعمال کی صحت کا تحفظ کریں۔

آیۃ العظمیٰ میرزا حسن الحائری الاحقاقی کے تقلید کے بارے میں چند فتوے

۱: ضروریات و یقینیات میں کوئی تقلید نہیں ہوتی۔ ضروریات سے مراد نماز ہائے پنجگانہ، واجبہ۔ ماہ رمضان کے روزے، حج زکوٰۃ، خمس وغیرہ۔

۲:۔ ابتداء کسی فوت شدہ مجتہد کی تقلید کرنا ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ مثلاً کوئی شخص اب فوت شدہ مجتہد کی تقلید کرنے لگے تو یہ درست نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص ایک مجتہد کی زندگی سے ہی اس کا مقلد ہے اور بعد میں فوت ہو جائے اور کوئی زندہ اس فوت شدہ مجتہد سے زیادہ اعلم نہ ہو تو اس کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے

۳: مرجع تقلید کے انتقال کے بعد اس وقت تک اس کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے، جب تک دوسرے قابل تقلید مجتہد کا انتخاب نہ کرے۔

مجتہد کے شرائط

۱: بلوغ : غیر بالغ کی تقلید جائز نہیں ہے۔
۲: عقل ؛ پس دیوانے اور احمق کی تقلید جائز نہیں ہے۔
۳: مرد ہونا ؛ پس عورت خنثیٰ کی تقلید جائز نہیں ہے۔
۴: ایمان ؛ پس واجب ہے کہ مجتہد عقیدہ کے لحاظ سے اثنا عشری جعفری ہو۔
۵۔ عادل ہو ؛ واجبات کا تارک محرمات کا ارتکاب نہ کرتا ہو گناہان کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو۔
۶۔ زندہ ہو۔
۷۔ حلال زادہ ہو۔
۸۔ جس مجتہد کی تقلید کرے وہ تمام احکام میں مجتہد مطلق ہو پس جو مجتہد بھی مذکورہ بالا تمام شرائط بجا رکھتا ہو۔ عوام پر لازم ہے کہ اس کی تقلید کریں۔

آیتہ ..... احقاقی کے مسافر کے بارے میں چند فتاوے

۱۔ قیام کے لئے شرط ہے کہ بلا تردد قطعی فیصلہ کی نیّت سے مسلسل دس روز قیام کی نیّت ہو اور اس میں کوئی شک یا ظن نہ ہو۔

۲ نیت قیام کے لئے وحدت محل شرط ہے اگر متعدد بستیوں یا مواضع میں دس روز رہنے کا قصد ہو تو نماز قصر نہ ہوگی، چاہے وہ قریب قریب ہوں مثلاً نجف اشرف اور کوفہ دونوں میں یا کربلا اور مقام حضرت حر یا کاظمین اور بغداد میں یا سعودی عرب کے شہر ہفوف اور اس کے گرد و نواح میں یا کویت اور اس کے قریبی مقامات میں یا بحرین کے مرکزی شہر منامہ اور اس کے توابع میں رہنے کا ارادہ ہو تو نماز قصر ہوگی۔

۳ جو شخص کسی شہر یا کسی معین مقام پر رہنے کا قصد کرے

تو اس کے اطراف میں گردش کرنا مُضر نہیں ہے۔ اگرچہ وہ حد ترخص سے خارج ہوں جب تک کہ مسافت سے نہ نکلے اور وہ ان مقامات میں بھی نماز پوری پڑھے گا اور روزہ رکھے گا مثلاً کوئی نجف اشرف میں مقیم ہو اور کوفہ چلا جائے یا کربلا معلی میں مقیم ہو اور حضرت حُر کے مزار پر چلا جائے یا کاظمین میں ہو اور بغداد چلا جائے یا کویت و بصرہ سے مناطق و قردلان کی طرف نکل جائے تو اس کے مقیم ہونے میں کوئی ضرر نہ ہو گا۔

۴۔ اگر انسان کسی جگہ رہنے پر مجبور ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس کو وہاں دس روز رہنا پڑے گا۔ تو وہ روزہ بھی رکھے اور نماز پوری پڑھے اس کے لئے اختیاری قیام کی کوئی شرط نہیں ہے۔

۵۔ سفر، قیام، قصر و اتمام کے احکام میں زوجہ اپنے شوہر کی تابع ہو گی اور غلام اپنے آقا کے تابع ہو گا ان کے لئے مستقل قصد کی کوئی شرط نہیں ہے۔

۶۔ اُجرت پر کام کرنے والا اپنے اجارہ دار کے تابع ہو گا چاہے وہ مطلق طور پر اجیر ہو یا سفر کے لئے مثلاً ڈرائیور یا نوکر وغیرہ بشرطیکہ

ان کا سفر محض صاحبِ اجارہ کی وجہ سے ہو۔

۷۔ زوجہ، غلام، اجرت دار مزدور اسی صورت میں اپنے متاجر کے تابع ہوں گے ان کو اس کی نیت قصد کا علم ہو ورنہ اطلاع کے بغیر ان کی شرعی تکلیف قصر ہی ہو گی۔

۸۔ اگر زوجہ، غلام اجیر کو چند روز قصر پڑھنے کے بعد علم ہو کہ ان کا متبوع قیام کا قصد رکھتا ہے۔ تو احوط ہے کہ وہ اپنی سابقہ نمازوں کو بقصد اتمام دوبارہ پڑھیں اور اطلاع کے بعد نمازیں پوری پڑھیں۔

۹۔ اگر ایک جماعت ہو اور متفق الرائے ہو کر وہ کسی کو اپنا قائد و رئیس تسلیم کر لیں اور خود کو اس کے تابع قرار دیں تو اس رئیس کا قصد اقامت ان سب کا قصد متصور ہو گا۔ اسی طرح اولاد اگر بالغ بھی ہو تو وہ اپنے والد کی تابع ہو گی اور صرف والد کی نیت ان سب کی نیت کے لئے کافی ہو گی۔

۱۰۔ مسافر اگر کسی خاص شہر میں رہنے کا قصد کرے پھر چار رکعتی نماز پڑھنے سے قبل اس کا ارادہ بدل جائے تو مسافر فوراً تمام سے قصر کی طرف رجوع کرے گا اور اس کا حکم مسافر کے حکم کی طرح ہو گا لیکن

اگر قصد کے بعد روزہ رکھے اور عدول قصد سے قبل روزہ پر قائم رہے تو اس کے لئے افطار جائز نہیں ہے۔ نہ زوال سے قبل نہ زوال کے بعد لیکن اگر رمضان کا قضا روزہ رکھا ہو تو صرف زوال سے پہلے روزہ توڑنا جائز نہیں ہے اگرچہ نماز میں اس کی تکلیف شرعی قصر ہوگی اور روزے کا قیاس نماز پر نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی متعین دن کے روزے کا قصد کرے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۔ اگر قیام کی نیت کرے اور چار رکعتی پوری نماز پڑھ لے پھر اسی جگہ دس روز سے کم رہنے کا ارادہ ہو جائے تو روزہ رکھے گا اور آئندہ کے لئے نمازیں بھی قصر پڑھے گا۔

۱۲ اگر دس روز کا قیام کرنے کا قصد کر لینے کے بعد نماز ظہر یا عصر یا عشاء میں داخل ہو جائے اور پہلی یا دوسری یا تیسری رکعت میں ارادہ بدل جائے تو اتمام سے قصر کی طرف رجوع کرے گا چاہے اس کا عدول تیسری رکعت میں رکوع کے بعد ہو یا پہلے کیونکہ اس نے پوری نماز پڑھنے سے پہلے قصر کی طرف عدول کیا ہے۔ نہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ نہ جمع بین القصر والاتمام کی بلکہ صرف قصر کے احکام پر عمل پیرا ہوگا۔

۱۳۔ جو شخص کسی بھی چار رکعتی نماز میں پہلی یا دوسری رکعت کی حالت میں اتمام سے عدول کرے تو اس کی نماز پوری ہی ہوگی اور بعد میں اتمام وہ قصر کی طرف عدول نہیں کر سکتا جیسا کہ قصدِ اقامت کر لینے کے بعد نماز پوری پڑھی جائے گی۔

۱۴۔ اگر بقصد قیام پوری چار رکعتی نماز پڑھ لے اور پھر اس کو معلوم ہو کہ اس کی نماز باطل تھی چاہے کسی رکن کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے یا کسی شرط کے مفقود ہونے کے سبب اور اس کا حکم اس شخص کی طرح ہوگا جس نے نماز ہی نہ پڑھی ہو پس اس کا قیام اس وقت تک متحقق نہ ہوگا جب تک وہ چار رکعتی نماز صحیح اور پوری نہ پڑھ لے۔ ورنہ قصر کی طرف رجوع کرے گا۔

۱۵۔ اسلام بلوغ، عبادت کی قدرت یہ شرائط اقامت میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ اگر کوئی کفر کی حالت میں قیام کی نیت کرے یا بچہ ممیز نابالغ ہو یا عورت ایامِ حیض یا نفاس میں ہو اور یہ لوگ دس روز قیام کریں پھر اثناء قیام میں کافر مسلمان ہو جائے اور بچہ بالغ ہو جائے یا عورت پاک ہو جائے تو ان سب پر روزہ رکھنا اور پوری نماز پڑھنا واجب ہوگا اور

دس روز سے باقی ماندہ ایام میں یہ اتمام کے احکام پر عمل کریں گے

۱۶۔ دس روز قیام کی نیت کے بعد ارادہ و عزم کا زائل ہونا اور نیت میں تردد کرنا عدول کرنے کے حکم میں ہے

۱۷۔ اگر کوئی دس روز قیام کا قصد کرے اور وہ روزہ رکھتا ہے اور نماز بھی پوری پڑھتا رہے تو اگر دس سے زائد تھوڑے یا زیادہ دن رہنا پڑے تو اس کے لئے کسی دوسری نیت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پہلی نیت ہی کافی ہے۔

۱۸۔ اگر اس اعتقاد سے قیام کا قصد کرے کہ اس کے رفقاء سفر یہ قصد کر چکے ہیں اور پھر معلوم ہو کہ اس کا خیال غلط تھا۔ انھوں نے یہ قصد نہیں کیا تو اگر یہ اپنے قصد میں مستقل ہے اور قیام کرنے کا عزم رکھتا ہے تو اتمام پر عمل کرتا رہے اور اگر ان کے تابع ہے اور سفر و قیام میں ان کا پابند ہے تو قصر کی طرف رجوع کرے۔

۱۹۔ سفر کے قطع کرنے والے اسباب میں سے ایک سبب تیس روز تک بقاء یا عدم بقاء کے بارے میں تردد کرنا اسی صورت میں قاطع ہوگا۔ جبکہ مسافر ایک ہی شہر یا کسی ایک جگہ ہو۔ ورنہ اگر وہ متعدد شہروں

میں یا مختلف علاقوں میں بلا تعیین گھومتا پھرتا رہے اور محل اقامت معین نہ کرے تو اگر مسافت قطع نہ کرے تو قصر پر باقی رہے گا اور وہ بحکم مسافر ہوگا اگرچہ اسی حالت پر وہ تیس روز سے زیادہ ٹھہرا رہے۔

۲۰۔ جو کسی شہر یا کسی جگہ تردد کے ساتھ مقیم رہے اور حد ود مسافت کے اندر اِدھر اُدھر جاتا رہے، پھر اپنے مقام پر پلٹ آئے تو اس کا حکم تیس روز رہنے کی صورت میں اس شخص کے حکم کی طرح ہے جو ایک ہی جگہ مقیم رہے اور گردش نہ کرے۔

۲۱۔ جو شخص روانگی اور سفر کے بارے میں متردد رہتا ہے اور اس کے باوجود قطع مسافت کرتا ہے تو وہ بلا شک قصر کے احکام کا پابند ہوگا

۲۲۔ تیس روز مکمل کر لینے کے بعد مزید تیس روز تک تردد میں رہنے والا شخص دس روز کے مقیم کے حکم میں ہے۔ اگر وہ سفر کرے گا تو حد ترخص سے نکلنے سے قبل قصر نہیں پڑھ سکتا۔

۲۳۔ ایسا شخص اگر مسافت سے کم سفر پر نکلے اور یہ عزم رکھتا ہو کہ وہ اپنی جائے قیام کی طرف پلٹ آئے گا، تو راستہ میں آتے جاتے اور منزل پر پہنچنے کے بعد بھی نماز پڑھے گا۔ چونکہ وہ دس روز قیام کا قصد

سہم امام علیہ السّلام کے بارے میں آیتہ ۔۔۔۔۔ احقاقی کے ارشادات

۱۔ سہم امام میں ان کی غیبت کے دوران مجتہد جامع الشرائط کے ذریعہ یا ان کی اجازت کے بغیر تصرّف کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ سہم امام میں ہر شخص اپنے مرجع تقلید کو پیش کرے یا اس کی اجازت سے تصرّف کرے۔

۳۔ اگر کوئی شخص سہم امام میں اپنے مرجع و مجتہد کی اجازت کے بغیر تصرّف کرے وہ ضامن ہوگا۔ اگرچہ اس کا مستحق سیّد علوی ہی کیوں نہ ہو۔

آیتہ ۔۔۔۔ احقاقی سے رابطہ کے لئے ان کا ایڈریس درج ذیل ہے۔ خود آیتہ ۔۔۔۔ احقاقی سے اپنے مسائل شرعیہ پوچھیں اور اپنے واجبات سہم امام علیہ السلام ان کی خدمت میں پیش کریں یا اس کے مصرف کیلئے امام المصلح سے اجازت حاصل کریں۔

الامام المصلح آیۃ اللہ العظمی مرجع جہان

میرزا حسن الحائری الاحقاقی دام ظلہ العالی

ص ب ۱۴۷۲ الصفاۃ

کویت

ھدیہ

آیۃ ... احقاقی کا عکس مبارک حاصل کرنے کیلئے

مولانا سیّد قاسم نقوی

خطیب مسجد جوادیہ محلہ جوادیہ اندرون دہلی گیٹ ملتان

سے رابطہ کریں　　　پاکستان

آیتہ ...... احقاقی دام ظلہ العالی کا اپنے مقلدین کو حکم ہے کہ عربی میں یا فارسی میں اپنے مسائل لکھیں جو مقلدین عربی یا فارسی میں لکھنے کی قدرت نہیں رکھتے، ان سے گذارش ہے کہ اپنے مسائل الامام المصلح آیتہ ..... احقاقی کے دفتر کے توسط سے بھیجیں۔ تاکہ ہم آپ کے مسائل کو عربی یا فارسی میں لکھ کر آقا صاحب کی خدمت میں پیش کریں گے۔

آقا صاحب کا جو حکم ہو گا آپ تک پہنچائیں گے۔

"شکریہ"

ہمارا پتہ:۔

سید قاسم علی نقوی

خطیب مسجد جوادیہ محلہ جوادیہ اندرون دہلی گیٹ ملتان

Faiz - Ur - Rehman Printing Press

Prop: *Ashfaq Hussain*

ARGENT SERVICES

All Kind of Printing Works

Farid Abad Near Aam Wali,
Masjid O/s Bohar Gate, Multan Pakistan.

فیض الرحمن پرنٹنگ پریس

فرید آباد نزد آم والی مسجد بیرون بوہڑ گیٹ ملتان پاکستان

سیّد قاسم علی نقوی
خطیب مسجد جوادیہ محلہ جوادیہ اندرون دہلی گیٹ ملتان